منشورِ محمدیؐ

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم ومہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلالتور یہ انجیل بتحیل ؛ گویان صفت وسیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱ | مطبوعہ ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی بصیغہ پیشگی سالانہ ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

نتیجۂ افکار جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

رکھتے ہین جو بے مغز دماغ مختل
کہتے ہین یہ تین مین کہون کیا انکو

تثلیث کے قائل ہین چڑہا کر بوتل
دو کہتے اگر یہ تو مین کہتا احول

مثنوی

شاخین ہون قلم دوات دریا
ہی فکر خرد سے بھی فزون تر
ممدوح قدیم مدح فانی
بے دانہ ہی صاف خرمن دل
لم یولد ولم یلد کے اوصاف
مریم کو ہے دعوی کنیزی
اک بندۂ خاص تھے مسیحا
گردون پہ اٹھالیا خدا نے
ہر فندہ ہی دفتر مدائح
یہہ سب تو تردد ثنا ہے

ممکن نہین پھر بھی حمد زیبا
کیا تیغ زبان دکھائے جوہر
حادث مادح کی خوش بیانی
ہی کشت ثنا کا عجز حاصل
کیا حصر کرے زبان وصاف
کیون کرتے ہین غیر بے تمیزی
کیا کرتے الوہیت کا دعوی
سولی سے بچا دیا خدا نے
وحدت ہی ہر ایک شی سے لائح
در پیش ابھی نعت مصطفی ہے

ہر چند یہہ راہ بھی ہی پر پیچ
لیکن ہادی ہی اسمین موجود
کونین کے رہنما محمدؐ
تھے انکے بشیر نوح و عیسیٰ
وہ فار قلیط واحمد پاک
وہ تھے سبب وجود آدم
وہ شام ابد کے صبح خندان
وہ نیر اعظم نبوت
ہی معجزہ ایک اونکا قرآن
قانون متین دین اسلام
جو بات بتائی ہونے والی
مقبول خدا تھے اونکے پیرو
اونپر رحمت خدا کی نازل
اب سنئے جو عرض مدعا ہی
اسلام کو دیجئے ترقی

پایان کی طلب ہے اسمین بھی پیچ
مسعود ازل سے محمود
وخشور دین کے پیشوا محمدؐ
دراصل تھے وہ مثیل موسیٰ
وہ عارف شان ماعرفناک
وہ علت غائی دو عالم
وہ صبح ازل کے مہر رخشان
ظاہر ہوی ان سے حق کی وحدت
اسلام کی جو قوی ہی برہان
قرآن کلام حق ہی ای خام
کہدے کوئی کب گئی ہی خالی
بے راست روی تھی تگ ودو
آل واصحاب سب ہون شامل
تائید کلام مصطفےٰ ہے
اللہ سے کیجئے ترقی

دیتے ہین جو دین کو اشاعت
اک مرد متین باہنر نے
منشور محمدی نکالا
اٹھارہ برس سے ہی یہ جاری
دیتا ہی شکست فاش کن کو
ہون پانچ روپے اگر عنایت
چھتیس جریدے سال بھر مین
شمشاد کی دل سے یہ دعا ہی

کر دیجئے ان کی کچھ حمایت۔
یعنے کہ **شریف** نامور نے
اخبار سبھی یہ یاد رسالا
کرتا ہی مخالفون کی خواری
ہی دین متین سے بغض جنکو
حاصل ہو یہ دفتر ہدایت
گھر کرتے ہین شوق کی نظر مین
ای بار خدا یہ التجا ہی

جاری رہے تا ابد یہ اخبار
حامی رہین اسکے سارے ابرار

منشور محمدی کیون موقوف ہوا؟

آجتک جتنے ہمدرد اس اخبار کے تھے وہ تمام یہی پوچھتے رہے کہ منشور محمدی کیون موقوف ہوا ہمنے بعض کو جواب دیا اور بعض کو جواب تو دیا مگر تشفی بخش نہین اور بعض صاحبون کو جواب ہی نہین دیا۔ اسلئے کہ اگر حقیقت حال کا اظہار کرتے ہین تو دوسرے الفاظ مین اسکے یہی معنے ہونگے کہ کچھ دیجئے۔ انمین بعض وہ اصحاب تھے جو قیمت تو برابر ادا کر دیتے ہین مگر ذرا دیر کے ساتھ اور بعض وہ صاحب ہین جو برابر پیشگی ادا کر دیتے ہین اور تھوڑے وہ حضرات عالی ہمم ہین جو زر قیمت کے علاوہ زبان سے قلم سے زر چندہ سے غرض جہان تک ہو سکتا ہے ہر طرح کی اعانت سے امداد کرتے ہین۔ اور منشور محمدی کی حالت یہہ ہی کہ وہ ہرگز ہرگز زر قیمت کے علاوہ اور کسی قسم کی امداد گوارا نہین کر سکتا۔

تین سال کے قبل منشور محمدی کے باقیدارون کا حساب بذریعہ ضمیمہ چھاپ کر تمامی مشتریون کی خدمت مین روانہ کیا گیا جسمین تین ہزار سے زاید روپیون کا قرض نام مقام کے ساتھ بتلایا گیا تھا اور ہر ہر باقیدار مشتری کو ایک نہین دو نہین بیسون خطوط سال بھر مین روانہ کئے۔ مگر بہت کم لوگون نے کچھ عطا کیا اور باقی سنگدل کانون مین تیل ڈالکر خاموش بیٹھے رہے جواب تک نہ دیا۔ آخر کار ان کمبختون کے جان کو روتے ہوے اخبار تین ماہ تک بند کر دینا پڑا۔

اسکے پیچھے ہمدرد وہ کیون چپ رہتے دوڑ پڑے کوی زر قیمت پیشگی روانہ کیا اور کسی صاحب نے دوہری قیمت مرحمت فرمائی اور بعض حضرات علاوہ قیمت و اعانت کے منشور محمدی کی **قیام دایمی** کے لئے سو روپیہ بطور فنڈ دینے کی خواستگار ہوے۔ [1]

غرض یہہ کہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین جلد ۱۸ بڑی دھوم دھام و گرما گرمی کے ساتھ اتمام کو پہونچی۔ اور در سر سال سنہ ۱۳۰۶ کا ایسا منحوس تھا کہ وہ منشور محمدی کو پھر موقوف کئے بغیر تمام نہین ہوا۔ ناظرین خصوصاً وہ ہمدرد جو منشور محمدی کے سچے حمایتی ہین اس نئے حساب کو دیکھ کر نہایت تاسف کے ساتھ معلوم کرینگے کہ

منشور محمدی پھر کسلئے موقوف ہوا

سنہ ۱۳۰۶ مین سال بھر کی کل آمدنی فقط ۱۹۰ روپیہ ہوی ہے اور اسی ایک سال مین سات سو سے زاید روپئے مشتریون کے ذمے باقی رہگئے ہین جو ابتک وصول نہین ہوے ان تین ہزار کی باقی کاروانا تو ابھی باقی تھا اسپر یہہ دوسرا بوجھ زاید ہو گیا۔

ناچیز مہتمم جسکو اپنی ہی خاص کامون سے فرصت ملنی مشکل ہے ان سخت دل نادہند مشتریون سے کہان تک سر کھپائے

[1] دیکھو حاشیہ صفحہ ۳ مین۔

کرے۔ اور کب تک اس بوجھ کی برداشت۔ جیب سے پیسے بھی دے اور اپنی اوقات کو اسکے اہتمام مین صرف بھی کرے اور نتیجہ یہہ ہو کہ اخبار برابر موقوف ہوتا رہے۔

ناظرین انصاف کرین کہ ایک شخص کب تک اس بار عظیم کا متحمل ہو سکتا ہے اسکے پاس کوی خزانہ نہین ہے نہ کوی منصب یا جاگیر رکھی ہے۔ خصوصاً وہ حضرات غور فرماوین جن کے ذمے اس اخبار کی قیمت واجب الادا ہے کہ جب کہ آپ کو سال تمام خدمت لیکر پانچ۔ دپیہ دینا بار معلوم ہوتا ہو تو مین ایک ناچیز محض تن تنہا صدہا روپیون کا بوجھ اور وہ بھی ایک ہی سال مین کسطرح برداشت کر سکتا ہون۔

اخبار منشور محمدی کیا پھر جاری ہو سکتا ہے ؟

کوی لحظہ نہوتا ہوگا جسمین یہہ سوال میرے دل مین نگذرا ہو کہ "اخبار منشور محمدی کیا پھر جاری ہو سکتا ہی"؟ ہاے افسوس وہ کیسے اضطراب کا زمانہ ہوگا کہ میرے دل نے ہست یا نیست کوی جواب ندیا ہو۔ تاکہ ہست سے گو نہ اطمینان اور نیست سے بالکل مایوسی ہو جاتی۔

ناظرین واقف ہونگے کہ ابھی ابھی کوی تین سال کا عرصہ گذرا ہوگا کہ منشور محمدی تین مہینون تک اہل اسلام کی عدم توجہی سے بند ہو گیا تھا۔ خدا کی شان ہے کہ جہان اس کے نادہند مشتری کثرت سے تھے اسکے چاہنے والے بھی تھوڑے بہت تھے۔ آفرین ہے انکی حمیت اسلامی و غیرت ایمانی پر کہ پھر انھون نے وہ ہمت کی کہ وہ نیم جان اخبار جو تین ہزار سے زاید روپیون کی زیر باری کیوجہ سے بیدست و پا ہو پڑا تھا پھر صبح صادق کے طرح روشن ہو گیا۔

مگر آپ جانتے ہین کہ یہہ قومی کام چند گنتی کے آدمیون سے کب تک چل سکتا ہے مین نے جہان تک ہو سکا زور لگایا کہ اسکی ترقی ہو اور قیام دایمی کی کوی صورت نکل آوے ہزارہا اشتہارات چھاپے صدہا بک پوسٹ روانہ کئے اور بیسیون خطوط لکھے کہ بھائی مسلمانو دیکھو کہ کرستانون کے پادری ہندوستان کے ہر ہر شہر ہر ہر قصبہ و دیہہ مین اپنے مشنین قایم کرتے جاتے ہین اخبارات چھاپتے ہین اشتہارات تقسیم کرتے ہین اور کس سرگرمی کے ساتھ دین پولوسی کی اشاعت مین برابر مشغول ہین اور راتدن اسی فکر مین ہین کہ تم کو اور تمھاری اولاد کو کسی طرح دم دلاسا دیکر کرستان بناوین۔ اور تم دیکھتے بھی ہین کہ بعض جہلاے اسلام اپنے مذہب کو اچھی طرح نہ جاننے کے وجہ سے انکے دام تزویر مین آ بھی گئے ہین۔

مگر افسوس کہ تم اسکے انسداد کی فکر نہ کرو اور اس ایک اخبار کو جو تمام ہندوستان مین بغرض تردید نصاری و اشاعت اسلام جاری ہے جاری نہ رکھ سکو۔ وہ تم سے اور کچھ نہین چاہتا محض خریداری کا خواستگار ہے۔ پھر لو دیکھو کہ وہ ادیان باطل کے کیسے پرخچے اوڑا کر رکھدیتا ہے۔ کیسے مخالفین اسلام سے جان توڑ کر لڑتا ہے اور کیسی اشاعت اسلام کی کرتا ہے۔ لکھو کھا مسلمان تمام ہندوستان مین پھیلے ہوے ہین اگر دس دس بیس بیس ہزار مسلمان ملکر ایک ایک اخبار خریدین تو اخبار کا نمبر ہزارون تک پہنچ جاے۔ اور بڑی ترقی ہو۔

مگر افسوس ہے کہ صدای بر نخاست وہی گنتی کے آدمیون کے

سوائے جو منشور محمدی کے دل سے چاہنے والے تھے کسی نے بھی یہہ نہین پوچھا کہ یہہ کسکی آواز ہے۔ اور کیا کہہ رہا ہے۔
غرض یہہ کہ دو سال تک روتے دھوتے چل کر پھر ایسا بند ہو گیا کہ اسکا دوبارہ جاری ہونا قریب محال نظر آنے لگا
آج تین سال کامل اسکی موقوفی کو ہوے ہر وقت یہہ خیال مجھے نہایت مضطر کئے دیتا تھا کہ

آیا اخبار منشور محمدی پھر جاری ہوگا

اور کوی عجب نہین کہ یہی خیال ان تمام معاونین کے دل مین بھی گذرا ہو جو اسکے سچے ہمدرد ہین چنانچہ مین ان تمام صاحبون کی ایک فہرست درج ذیل کرتا ہون جو اپنی ہمدردی کا اظہار اس اگلے زمانہ موقوفی مین کرتے رہے اور انکی دلی آرزو تھی کہ منشور محمدی جلد جاری ہو اور ہمیشہ کے لئے جاری ہو۔ اور اُن حضرات کی بھی جو اسکے سرپرست و معاون ہین۔

مندرجۂ ذیل اصحاب وہ ہین جو منشور محمدی کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھنے سو سو روپیہ کا چندہ دینا منظور کیا ہے۔	احباب کو خریدار بنانے۔ بعض وہ جو زبان سے قلم سے جہانتک ہو اعانت کرنے مین ساعی و سرگرم تھے۔	جناب منشی محمد رفیع صاحب رئیس تندی جناب منشی محمد حسین صاحب سب اوورسیر جناب مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب جناب محمد اعظم خانصاحب فارسٹر جناب میرزا محمد علی صاحب افشار جناب منشی صادق حسین صاحب جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد
جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب دام برکاتہ ساکن کانپور۔	نواب صاحب معلی القاب عالیجناب	اکرم صاحب۔
جناب مولوی حکیم فضل الدین صاحب دام عنایتہ ساکن بہرہ۔	نواب صاحب بہادر والی ریاست	جناب مولانا مولوی سید احمد
جناب مولوی میر کرامت اللہ خان صاحب ڈاکٹر کابل۔	کرنول دام اقبالہ۔	حسین صاحب پٹنہ۔
جناب منشی محمد حسین صاحب اوورسیر مقیم وزیر یا علاقہ گجرات۔	جناب نواب صاحب الاخطاب	جناب چودہری نہنے صاحب۔
جناب منشی محمد صادق علی صاحب قنوج فرخ آباد۔	نواب میر علی مراد خانصاحب بہادر	جناب منشی محمد کمال الدین صاحب
جناب مولوی محمد رفیع الدین صاحب ٹنڈی ضلع بھنڈارہ۔	والی ریاست خیرپور سندہ دام اقبالہ	ڈپٹی سوپرنٹنڈنٹ بٹالہ۔
جناب مکرمی منشی محمود خانصاحب شکرپور	جناب منشی محمد انور خان صاحب	جناب مولانا مولوی سید محمد عبدالوہاب
جناب مولوی ابونصر محمد عمر خانصاحب	سب اسسٹنٹ کنسرویٹر۔	صاحب رئیس امرتسر۔
واعظ و انصاری وارد گورکھپور	جناب ڈاکٹر میان غلام سرور صاحب	جناب برادران قاضی ابراہیم
جناب سوار امیر خانصاحب ساکن پونہ	ساکن بمبئی۔	صاحب مرحوم۔
جناب منشی محمد ابوسعید صاحب جمعدار	جناب مولوی سید عماد الدین	جناب حاجی عثمان بن حاجی ابا
تحصیلدار۔	صاحب رفاعی بمبئی۔	اسحاق سیٹ صاحب۔
جناب مولوی حاجی یوسف صالح	جناب منشی سید شاہ جلال صاحب	جناب منشی محمد ہاشم صاحب اوشن
صاحب پو۔	انسپکٹر ڈاکخانجات۔	میل سروس ایجینٹ اخبار منشور محمدی
	جناب مولوی سید محمد حسین صاحب	مقیم بمبئی۔
اور یہہ حضرات وہ ہین جو دوہری و	ڈپٹی کلکٹر۔	جناب مولوی غلام حسین خانصاحب
تہیری قیمت دینے کے علاوہ اپنے اپنے	جناب منشی سید علیم الدین احمد صاحب	میر منشی ریاست محمدوٹ۔
	ضلعدار نہرجمن۔	جناب حافظ عبدالکریم صاحب اکرڈیولالی
	جناب حافظ عطا محمد صاحب ویس	
	کانسل حدیدہ۔	
	جناب نواب صاحب معلی القاب نواب میر مراد	
	علی خان صاحب بہادر گلوکر محل۔	

جناب حکیم سید محمد ناظر حسین صاحب سیتاپوری۔
جناب منشی غلام دستگیر خانصاحب پاتوری۔
جناب ابراہیم یوسف کاکا رنگون۔
جناب مولوی سید محمد اوصاف علی صاحب تحصیلدار۔
جناب حافظ ریاض الدین احمد صاحب مالک ریاض الاخبار گورکھپور۔
جناب منشی شیخ محمد قادر بخش صاحب پونا سہ۔
جناب رسائیدار میر احمد علی صاحب سردر۔
جناب مولوی سید عبدالعزیز صاحب تحصیلدار۔
جناب مولوی شیخ احمد اللہ صاحب رئیس تاجپور۔
جناب مولوی محمد حیدر علی صاحب کپل
جناب میرزا احمد صاحب ساکن مورس۔
جناب منشی میر محمد اوصاف علی صاحب تحصیلدار۔
جناب حکیم غلام محمد خانصاحب بمبئی۔
جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبداللہ صاحب کلکتہ۔
جناب مولوی سید غلام مولیٰ صاحب لکھنوتی۔ (بقیہ صفحہ ۵ دیکھو)

غرض زمانہ گذر رہا تھا اور اسکے چاہنے والے بڑی حسرت کے ساتھ تک رہے تھے کہ منشور محمدی کب جاری ہوگا۔ مگر کوئی تجویز بن نہین پڑتی تھی۔

آخر کار اس مسبب الاسباب کا ہزار ہزار شکر اور اسکے فضل کا لاکھ لاکھ احسان ماننا چاہئے کہ ایک سچے دلسوز وہی خواہ اسلام و مسلمانان جناب مولوی حاجی یوسف صالح صاحب پُونے چالیس اخبار کی خریداری کی درخواست کی اور دو سَو روپئے عطیتًا بطور اعانت کے ایک مشت دفتر منشور محمدی مین ارسال فرمایا۔ اور ہم بھی کسی چھیڑ کے منتظر ہی تھے معًا بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہہ کر اسکی اجرا کا بیڑا اٹھا لیا اور محرم سنہ ۱۳۱۱ ہجری سے جاری کر ہی دیا۔

تمام مسلمانون کو اس عالی ہمت مسلمان جناب مولوی حاجی یوسف صالح صاحب پو کی بے مثل فیاضی کی داد دینی چاہئے اور نہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ آپ نے اپنی ایک ملک خاص کو محفل اسلام کے حوالہ کردی ہی اس شرط پر کہ جب تک منشور محمدی جاری رہیگا ۴۰ اخبار منشور محمدی کی قیمت برابر سالیانہ ۲۰۰ روپیہ اوسکی آمدنی سے دئے جائین اور یہہ چالیس اخبار عوام مین مفت تقسیم ہون۔

یہان ہم آپکے خطون کا اختصار نقل کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف حاجی یوسف بن صالح پو۔ بجناب مولانا محمد شریف صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین مورییس سے واپس آیا تو آپکے گرامی اخبار منشور محمدی کی حالت دریافت کرنے سے کہ موقوف ہوگیا ہے نہایت صدمہ ہوا۔ پیشتر جو تجویز سوچی گئی تھی کہ سو نغز سو سو روپیہ دین اور اس سے کوئی ملکیت خریدی جاوے اور اس کی آمدنی سے یہہ نامی اخبار جاری رہے لیکن وہ تدبیر بھی نہین ہوی اسلئے مینے یہہ ارادہ مصمم کرلیا ہی کہ اپنی جائداد سے ایک مکان جسکی آمدنی سالانہ دو سو روپیہ ہے محفل اسلام کو بطور وکالت لکھدون اور وہ محفل اسلام آپ کو سالانہ دو سو روپیہ دیا کرے بشرطیکہ آپ چالیس نسخہ منشور محمدی کے مین جس جگہ لکھون ارسال فرمایا کرین۔

دوسرے خط کی نقل مختصر یہہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دو سَو روپیہ کے نوٹ ملفوف ہین آپ کام شروع کردیجئے خداوند کریم فتح دے جس ملکیت

جناب منشی خیرات علی صاحب سینیر اکزامنر
جناب منشی میرزا مغل بیگ صاحب اکزامنر
جناب محمد عبد الحمید صاحب سوداگر وارجلنگ۔
جناب منشی رحمان خان صاحب فارسٹر۔
جناب ابراہیم صاحب ابن لطف اللہ صاحب پرکارا۔
جناب مولوی محمد عبد الغنی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر حصار۔
جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب گورکھپور۔

جناب منشی محمد نجم الدین احمد صاحب کرنل۔
جناب منشی میر مظہر حسن صاحب مصطفےٰ آباد۔
جناب منشی محمد اسحاق صاحب ڈاکٹر درجہ اول۔
جناب مولوی محمد فدا حسین صاحب منصف۔
جناب مولوی محمد تفضل حسین صاحب واعظ۔
جناب مولوی الہ دین صاحب بے دہیانہ

جناب منشی محمد رحمۃ اللہ خان صاحب چکراتہ۔
جناب منشی محمد دین صاحب پوسٹماسٹر
جناب یوسف علی خان صاحب ومحمد علی خان صاحب رئیسان مالیر کوٹلہ۔
جناب محمد انور خان صاحب مونگیر۔
جناب قاضی محمد خان صاحب گلکنڈہ
جناب مولوی حاجی عنایت اللہ خان صاحب۔
جناب منشی وامراب خانصاحب اجالہ

جناب منشی محمد اسماعیل صاحب مرادتی۔
جناب منشی محمد سلیمان صاحب فارسٹ رینجر
جناب منشی سید حسن علی صاحب بمنوی مقیم سوت امریکہ۔
جناب منشی محمد عبد المجید صاحب محرر کوٹھی افیون۔

اور بھی بہت سے اصحاب ہین جو آیندہ درج اخبار ہون گے۔ مگر افسوس ہی کہ ان مین کے اکثر حضرات کم توجہی فرماتے ہین۔ ؛

کے واسطے مینے لکھا تھا سو وہ کل یعنے ۱۵ رجب سنہ ۱۳۰۹ ہجری
کو محفل اسلام کے مکان مین بڑا جلسہ کرکے محفل مذکور کے
حوالہ کردی بدین شرط کہ تا زیست مین اسکا متولی رہون
اور جب تک منشور محمدی ردنصاری مین جاری رہے
اسکی ملکیت کی آمدنی سے دوسو روپیہ دئے جائین وغیرہ وغیرہ
اگر ایسے چند اور باہمت مسلمان تمام ہندوستان مین
نکل آوین تو اس اخبار کی بڑی ترقی ہو یہان تک کہ
زبان انگریزی مین بھی اسکی اشاعت ہوجاے۔
اب ای غیرت مندان اہل اسلام بڑا ہی افسوس ہے کہ
تمھاری اس عدم توجہی وسرد مہری سے اسکے سچے معاونون
کا دل بھی سرد ہوا جاتا ہے نہ تو وہ جوش ہی رہا ہی نہ وہ
ولولہ۔ اور نہ تو ایسے الفاظ ہی ملتے ہین جن سے اپنی دلی
حالت کا اظہار کیا جاوے۔ اور نہ ایسی درد انگیز صدا
کہ تمھارے دلون پر کچھ اثر کرے۔
ای حضرات اہل اسلام اس اخبار کو بار دوش نہ سمجھے کہ وہ
تمھارے سے کسی قسم کے چندہ وغیرہ کا خواستگار نہین ہے۔
وہ ہرگز ہرگز ایک حبہ سیاہ مفت لینا نہین چاہتا بلکہ محض
آپ سے خریداری کا خواہان ہی کہ برس بھر خدمت لو اور
اسکا عوض پانچ روپیہ دو۔
تم دیکھتے ہین کہ تمھاری مخالف قومین اپنی مذہب کی اشاعت
مین کیسے سرگرم ہین مگر ہاے تمھاری پست ہمتی کہ سب کچھ دیکھتے
ہین جوش کھاتے ہین اور پھر پست ہوکر رہجاتے ہین۔ نہ
خود کچھ کرتے ہین اور نہ کرنے والونکا ساتھ دیتے ہین۔
ہر ہر شخص کا یہہ خیال
"کہ میرے ایک منشور محمدی کو خریدنے سے
کیا ہوسکتا ہی جبکہ اس کے صدہا مشتری
موجود ہون گے۔"
کیسا وحشت ناک ہی اور ایسا ہی یہہ خیال کہ
میرے ایک قیمت واجب الادا نہ دینے سے کیا ہوگا جبکہ
اسکے بیسون خریدار پیشگی دینے والے موجود ہونگے"
کیسا قیامت خیز ہے جسکو یاد کرتے ہوے جی کانپ اٹھتا ہی
کیونکہ یہی کم بخت خیال ہے جو غریب منشور محمدی کا جانی دشمن ہے
ہتھم منشور محمدی تمام مسلمانان ہند سے عموماً اور اس کے
سچے ہمدردون سے خصوصاً امیدوار ہے کہ آپ سے جہان
تک ہوسکے خریدار بہم پہونچانے مین سعی بلیغ کرین خود بھی
خریدار بنین اور اپنے احباب کو بھی رغبت دلاوین اور اس
تحریر کو یہہ سمجھکر
"کہ مجھے میرے خاص نام ونشان کے ساتھ نہین کہا گیا ہی"
پس پشت ڈال ندین۔
ان عالی ہمم حضرات کی خدمات مین جنکو ہماری اس فریاد
کا اثر ہوا ہے اور وہ اس اخبار کو خریدنا چاہتے ہین یا اور طرح سے
اسکی اعانت مین سعی کرنی منظور ہے عرض ہی کہ بہت جلد اپنے
نام نامی واسم گرامی سے مطلع فرماوین۔
دگرنہ ای اہل اسلام پھر وہی کشتی ہی اور وہی طوفان موج افزا
اگر اس نازک وقت مین آپ سب ملکر جب تک سہارا نہ
دینگے پھر اسکا پار لگنا معلوم !!!
ہمنے تو خدا پر ٹیکہ کرکے محض ایک ہی حمایتی کے بھروسہ اس
اخبار کو جاری تو کردیا ہی مگر معلوم نہین کہ آیندہ کیا ہوگا۔

خرم نیست کہ منزل گہ مقصود کجاست
این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

قبول اسلام

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مندرجۂ بالا عنوان کے تحت مین ان لوگون کے نام جو اسلام قبول کرتے ہین علی التواتر درج اخبار ہوتے رہے۔ موقوفی کے زمانہ مین بھی ہمارے پاس اس قسم کی بیشمار خبرین پہونچا کین اور اگر ان کو جمع کرنے کا اہتمام اور التزام کرتے تو یقیناً ایک لمبی چوڑی اور ضخیم فہرست تیار ہوتی اور بڑا ذخیرہ اسماے نومسلمین کا فراہم ہوتا۔ مگر افسوس کہ اسکا ہمنے التزام نہین کیا۔ حیدرآباد دکن کی صرف ایک منفرد انجمن کی کوششون سے چند روز مین جو مسلمان ہوے ان کی تعداد شاید دیڑھ سو سے متجاوز ہے۔ انگلستان جیسے ملک مین بھی جہان دین عموماً ایک بے حقیقت چیز خیال کیا جاتا ہے اور جہان مذہب عمومی طور پر توہین اور تحقیر کی نظر سے دیکھا جارہا ہے اور دینداری دن بدن تنزل پکڑ رہی ہے آفتاب اسلام چمک گیا اور اپنی ہدایت بخش روشنی سے لوگون کے دلون کو منور اور روشن کر رہا ہے۔ لورپول کے ایک مشہور سالسٹر جناب کوئیلم صاحب نے تحقیق و تدقیق کامل کے بعد اسلام قبول اور شرف اسلام سے مشرف ہوے۔ انکی تعلیم و تلقین سے اور لوگ بھی نور ہدایت سے بہرہ یاب ہوتے جارہے ہین چنانچہ نومسلمون کی تعداد اب تک ۵۹ کو پہونچ چکی اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ اور ترقی پکڑیگی۔ گو کوئیلم صاحب کو اسلام قبول کئے ہوے تقریباً دو سال گذر چکے اور اس وجہ سے یہہ خبر پرانی ہوگئی مگر اُن کے اور انکے دیگر ساتھیون کے تفصیلی حالات سے اکثر ناظرین غالباً ناواقف اور سننے کے مشتاق ہین اور ان کا تذکرہ انکی دلچسپی سے خالی نہوگا۔

علاوہ اسکے اسلام کے جن محاسن اور خوبیون پر مطلع ہوکر انھون نے اسلام کو قبول کیا اور جن جن باتون سے انھون نے اسلام کو مذہب عیسوی پر ترجیح اور فوقیت دی اور جن جن دلائل سے انھون نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اسلام ہی ایک سچا اور برحق مذہب ہی اس کا بیان تو منشور محمدی کے لئے نہایت موزون اور مناسب ہے اور اتمام حجت کے لئے نہایت ضروری ہے لہذا ہم امید کرتے ہین کہ اخبار کے آیندہ اشاعتون مین انشاء اللہ ان کیفیات کو جہانتک ممکن ہوگا درج کرسکینگے۔ فی الحال چند خطوط کا خلاصہ جن مین بعض لوگون کا اسلام قبول کرنا مذکور ہے درج ذیل کرتے ہین۔

جناب منشی عبدالمجید صاحب اٹاوہ سے تحریر فرماتے ہین۔

"مسمی سکھو قوم ہنود کو جناب مولوی حافظ کریم الدین صاحب نے کلمۂ شہادت تلقین کرکے مسلمان کیا نام عبداللہ رکھا گیا۔"

جناب مولوی حاجی یوسف صالح صاحب پونے لکھا تھا

"ایک ہندو مسلمان ہوا نام اسماعیل رکھا گیا۔"

جناب مولوی ابوالمظفر میر محمد حسین صاحب نے نیلگری کی مسجد جامع مین ایک برہمن کو جو انگریزی مین مہارت رکھتا تھا اور ہندو کو کلمۂ تلقین کرکے اسلام سے مشرف کیا پہلے کا نام عبدالرحمن اور دوسرے کا عبداللہ رکھا گیا۔

جناب مولوی محمد عبیداللہ صاحب و عبدالحق صاحب بنت سے تحریر فرماتے ہین۔

"۵ ہندو مسلمان ہوے ایک حلوائی باورچی وغیرہ وغیرہ وغیرہ"

جناب شیخ فضل آلہی صاحب شاہ غریب تحصیل سے تحریر فرماتے ہین

"مسمی فتو جاٹ ہندو اور ایک کہار مسمی چیٹو
مع عورت کے شرف اسلام سے مشرف ہوے
فتو کا نام فتح دین چیٹو کا دین محمد اسکی عورت
کا کریم بی بی رکہا گیا"

گورکھپور سے ایک صاحب نے رقمطراز فرمایا تھا۔

مولوی ابو نصر محمد عمر خان صاحب کی آمد سے شہر مین بڑا ہی
دین کا چرچا ہوا۔

منشی عبد الغفور صاحب جو عرصے سے عیسائی ہوگئے تھے اور
عیسہ کی تنخواہ پر نوکر بھی ہوگئے تھے تین دن کے مباحثہ
کے بعد پھر مشرف باسلام ہوے اور سات ہندو جن مین
چار مرد اور تین عورتین ہین ایک عیسائی بھی شرف اسلام
سے مشرف ہوا۔ عیسائی کا نام عبد الغفور۔ اور باقی کے
یہہ رکھے گئے۔ (۱) عبد الحکیم۔ ۲ عبد الرحیم۔ ۳ عبد السلام۔
۴ عبد الرحمن۔ ۵ عایشہ۔ ۶ زینب۔ ۷ سکینہ۔

ایک صاحب روپڑ ضلع انبالہ سے تحریر فرماتے ہین۔

"ایک عورت ۴۰ سالہ تمام اعزا و اقارب کو جواب
دیکر صدق دل سے کلمہ پڑہا۔ ادائے صوم و صلوٰۃ و
تعلیم قرآن وغیرہ مین بہت مستعد ہے۔ ایک اور مرد
قوم لبودہ باوجود ممانعت والدین و اقربا بروز
جمعہ مجمع ہنود و اہل اسلام مین کلمہ پڑہکر نماز
جمعہ مین شامل ہوا عبد اللہ نام رکہا گیا۔"

ہمعصرون کا شکریہ

سب سے پہلے ہمارے شہر کے ہمعصر سلطان الاخبار نے
اخبار منشور محمدی کے اجراء کی خبر پر خوشی ظاہر فرمائی
جس کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین۔ امید ہے کہ اور
ہمعصر بھی ہماری التماس پر بخیال حمایت دینی ضرور
غور فرماوین گے۔ سلطان الاخبار سے مذکورہ بالا عبارت
کو ہم یہان درج کرتے ہین۔

"ہم سنتے ہین کہ اخبار منشور محمدی بنگلور جو صرف
نادہندون کی پست ہمتی سے کئے دنون موقوف
رہا تھا پھر اب ہمارے دینی بھائی جناب محمد شریف
صاحب نے باوجود خسارۂ عظیم کے شروع سال سنہ ۱۳۱۰ھ
سے اجراء فرمانے والے ہین۔ ہم دعا کرتے ہین کہ خداوند
عالم اس عالی حوصلہ بزرگوار کو ترقی دارین عنایت
فرماوے۔ جو انھون نے ہم مسلمانون کی تائید کا
ارادہ فرمایا ہے۔"

تردید دین عیسوی مین ایک نہایت عمدہ اور نئی تصنیف۔ پیغام محمدی

یہہ ان کتابون کا جواب ہے جن پر عیسائی برسون سے
فخر کر رہے تھے اور لاجواب سمجھتے تھے یعنے نیاز نامہ پادری
صفدر علی و عدم ضرورت قرآن پادری ٹہاکر داس اس نادر
کتاب مین جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے تعلیم موسوی
اور عیسوی کا مقابلہ کرکے مذہب اسلام کی ضرورت اور اسکی
فضیلت اس تحقیق و خوش اسلوبی سے ثابت کی ہی کہ کسی منصف
کو اسکی تسلیم مین تامل نہین ہوسکتا۔ حق یہ ہی کہ بے نظیر کتاب
کئے برس سے بڑے شوق سے لوگ اس کے طالب تھے مگر تیار نہونے سے
روانگی مین التوا ہوا۔ اب ۱۳۱ جزو مین چھپکر تیار ہی شایقین مشتہر سے

مطبع بنوی واقع معسکو بنگلور مین باہتمام محمد شریف چھپا